اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جلد ۱ | ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۷ ھ | ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۵

ابوالکلام آزاد کنونشن

نئی دہلی میں گزشتہ جمعہ کو مولانا ابوالکلام آزاد نے جو ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں کی کنونشن بلائی ہے۔ اس میں اس مضمون کی تجویز پاس کی گئی ہے۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مسلم لیگ اور اس قسم کی تمام دوسری فرقہ وارانہ سیاسی تنظیمات کو ختم کر دیں۔ اور انڈین نیشنل کانگرس میں شامل ہو جائیں جو اتحاد جمہوریت اور ترقی کی ضامن ہے۔

بے شک جہاں تک اصولوں کی نمائش کا تعلق ہے۔ انڈین نیشنل کانگرس نے ہمیشہ اپنے آپ کو اتحاد جمہوریت اور ترقی کا حامی ظاہر کیا ہے۔ لیکن اس بات کو خود مولانا نے بھی گو دبی زبان ہی سے سہی تسلیم کیا ہے۔ کہ کانگرس سے غلطیاں ہوتی رہی ہیں۔ یقیناً جن غلطیوں کی طرف آپ کا اشارہ ہے۔ ان میں وہ روح بھی شامل ہے جس کے سبب عملاً کانگرس فرقہ وارانہ افعال کی مرتکب ہوتی رہی ہے۔ جس کے صاف معنے یہی نکلتے ہیں۔ کہ کانگرس کے کاغذی اصول خواہ کچھ بھی ہوں۔ اور خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی اتحاد جمہوریت اور ترقی کا حامی زبان سے ظاہر کرتی رہی ہو۔ اس کی پچھلی تاریخ کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ کانگرس وہ نہیں کرتی رہی۔ جو اپنے اصولوں کے مطابق اس کو کرنا چاہیئے تھا۔ باقی چیزوں کو نظر انداز بھی کر دیں تو ہر کوئی اتنی بات تو بآسانی سے یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے، کہ کانگرس نے دوسری فرقہ وارانہ تنظیمات سے کسی طرح بھی فرقہ وارانہ عداوت کو بڑھانے میں کم حصہ نہیں لیا۔

لیکن تعجب ہے کہ فرقہ وارانہ باہمی بے اعتباری کا واحد سبب مولانا نے مسلم لیگ کے وجود کو ٹھہرایا ہے۔ اور انڈین نیشنل کانگرس نے اس بارے میں عملاً جو حصہ لیا ہے۔ اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور سوال کے اس پہلو کو چھوا تک بھی نہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اگر شروع ہی سے کانگرس اپنے بیشکردہ اصولوں کی سختی سے پابند رہتی تو اول تو مسلم لیگ معرض وجود ہی میں نہ آتی۔ اور اگر آتی بھی تو مسلمانوں ہی میں اسکو وہ فروغ حاصل نہ ہوتا۔ جو اس کو حاصل ہوا۔

دور کی باتوں کو جانے دیجئے اگر ہم کانگرس کی گزشتہ دس سالوں کی تگ و دو پر ہی ایک سرسری نظر ڈالیں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ کانگرس نے تمام رواداری روح کو کچل کر اپنا سب سے بڑا مدعا صرف مسلم لیگ کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے شکست دینا بنائے رکھا۔ اور ایک دفعہ بھی نیک نیتی سے مسلم لیگ کی طرف محبت اور اتحاد کا ہاتھ نہیں بڑھایا۔ کانگرس بجائے اس کے کہ مسلم لیگ کو اپنے نزدیک کرنے کی کوشش کرتی۔ اور رواداری سے اس سیاسی لڑائی میں جو ہندوستان کے لوگ اجنبی جوے کو اپنے کندھوں سے اتارنے کے لئے لڑ رہے تھے اپنا رفیق بنانے کے لئے کوشاں ہوتی۔ اس نے خواہ مخواہ مسلم لیگ سے نہائت ہی معاندانہ اور حریفانہ رویہ اختیار کیا۔

اگر مسلم لیگ کے وجود میں آنے کی۔ اور اس کے اقتدار کی وجوہات پر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے۔ تو ناممکن ہے کہ ایک منصف مزاج غیر جانبدار ماہر سیاست بغیر ہچکچاہٹ اس نتیجہ پر نہ پہنچے کہ کانگرسی لیڈروں کے قول و فعل کا تضاد ہی مسلم لیگ کی پیدائش اور اس کے پروان چڑھنے کی ذمہ دار ہے۔ بفرض محال کانگرسی لیڈروں پر اگر مہاسبھائی روح سے کانگرس کی راہنمائی کرنے کا الزام نہ بھی لگایا جائے۔ اگرچہ یہ حقیقت کے خلاف ہوگا۔ پھر بھی یہ بات ہر کوئی محسوس کر سکتا ہے۔ کہ کانگرسی لیڈروں کا وہ عنصر بھی جو صرف قومی نقطۂ نظر سے کانگرس کا کاروبار چلانے کے متمنی تھا اور ہے، وہ بھی ہندو مسلم سوال کو حل کرنے میں ایسے طریقے استعمال کرتا رہا ہے۔ جو ہندوستان کی صورت میں جہاں مختلف مذاہب رکھنے والے کسی قدر سختی سے اپنے اپنے مذہب کے پابند ہیں بالکل ہی غیر فطری اور نہائت ہی فقدان دور اندیشی پر مبنی کہے جا سکتے ہیں۔

ہم سے زیادہ خود مولانا موصوف اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ کہ مسلمان کانگرس کے آزاد طبقے کے بعض نہائت اہم اصولوں سے کسی طرح متفق نہیں ہو سکتا تھا۔ کانگرس کے اس عنصر کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں مشترکہ قومیت کی عمارت اس نہج سے اٹھائی جائے۔ کہ مختلف مذاہب خاصکر مسلمان اپنے امتیازی اور انفرادی نشانات کو بالکل قومیت کی دیوی کے بھینٹ چڑھا دیں۔ اور اپنے فطری جذبات کے خلاف قومیت کے ایک ایسے ماحول میں رہنے کے عادی بن جائیں۔ جس سے خود اسلام کی ہستی نہ صرف خطرے میں پڑ جائے بلکہ مٹ کر رہ جائے۔

بے شک ایک مسلمان کو اس پر کوئی گلہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ نو سو سال کے بعد سومنات کے مندر کو پھر آباد کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس سے یہ امید رکھنا کہ اس کی آبادی میں صرف مسلمان حصہ ہی لے۔ بلکہ اس کے بتوں کے سامنے اس لئے جھکے بھی کہ ہندوستان کی پراچین تہذیب کے اس ستون کو ہندوستانی قومیت کا ایک مستقل اور لاینفک جزو سمجھا جائے۔ اس سے کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کے تو صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ مسلمان اپنے مذہب کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دے۔ اور لامذہب اور ملحد ہو جائے۔ بعینہ اسی طرح جس طرح مشترکہ قومیت کے حامی اپنے آپکو ظاہر کرتے ہیں کانگرس کے اس ترقی یافتہ عنصر کے نزدیک یہ چیز ہے۔ جو وہ مشترکہ قومیت کی عمارت کی پختگی کے لئے مسلمان سے کم سے کم امید رکھتا ہے۔ اس عنصر کے بھی خیالات کانگرس کے مقاصد اتحاد جمہوریت اور ترقی کے متعلق ایسی بنیادی غلطی پر منحصر ہیں۔ کہ مسلمان اپنی چودہ سال کے سانچے میں ڈھلی ہوئی مستقل فطرت کو کانگرس کی اس مثلث میں ختم نہیں کر سکتا

افسوس ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی دعوت پر جو تمام ہندوستانی مسلمانوں کی کنونشن منعقد کی گئی ہے۔ اس میں جو تجویز پاس کی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود مولانا نے بھی دانستہ یا نادانستہ مشترکہ قومیت کا راگ اسی لئے اور انداز میں چھیڑا ہے۔ جو ہندوستان کی موجودہ فضا کے ناموافق ہی نہیں بلکہ رواداری کے تمام صحیح اصولوں کے خلاف اور غیر فطری ہے۔

بے شک کانگرس کی مجلس عاملہ نے بڑے زور شور سے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۳ سکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کانگرسی حکومت ایک غیر مذہبی حکومت ہوگی۔ لیکن ہم جو کچھ اس سے سمجھے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ کانگرس غیر مذہبی کے معنے نہ صرف لامذہبی سمجھتی ہے بلکہ وہ چاہتی ہے۔ کہ اس حکومت کے حدود کے اندر رہنے والے بھی لامذہب بن جائیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ہم تو غیر مذہبی حکومت کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت کسی مذہب کی نہ تو طرفدار ہو۔ اور نہ کسی مذہب کے اندرونی معاملات میں اس حد تک دخل دے۔ جس حد تک وہ دوسروں کے حقوق پر تجاوز نہ کرے۔ بے شک کہنے کو تو کانگرسی حکومت بھی یہی اعلان کرتی ہے کہ حکومت کسی مذہب میں دخل اندازی نہ کرے گی۔ لیکن ہم مثال کے طور پر ایک معمولی سی بات پیش کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ کہ کیا کانگرسی ہندوستانی حکومت اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے کہ اگر مسلمان اپنے مذہبی جذبات کے پیش نظر ترنگے جھنڈے کی سلامی نہ اتارے تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کا مذہب اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کے سامنے جھکنے کی اجازت نہیں دیتا یہ ایک معمولی سی رواداری کا مطالبہ ہے۔ جو ایک غیر جانبدار اور غیر مذہبی حکومت آسانی سے پورا کر سکتی ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ باوجود اس کے ہندوستان کے مسلم لیگیوں نے اپنے مذہبی جذبات کے علی الرغم ترنگے جھنڈے کی برملا سلامی بھی اتاری۔ پھر بھی ان کی وفاداری پر یقین نہ کرنے کے بہانے سے تمام مسلم لیگی اور غیر مسلم لیگی مسلمانوں پر بدظنی کا اظہار کھلم کھلا کیا جا رہا ہے۔ جس کا بین ثبوت خود مولانا آزاد کی بلائی ہوئی یہ کنونشن ہے۔ اول تو اگر کانگرس حکومت واقعی غیر مذہبی حکومت ہوتی اور مولانا خود دل سے اس کے قائل ہوتے تو ایسی کنونشن کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر یہ کنونشن ضروری ہی سمجھی گئی تھی۔ تو بجائے اس کے کہ مسلم لیگ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا۔ اور اس کی ہستی ہی مٹا دینے کا منصوبہ باندھا جاتا۔ کیا یہ واجب نہ تھا کہ کوئی ایسی تجاویز سوچی جاتیں۔ جن سے مسلم لیگ کی ہستی کو ہندوستان میں تسلیم کرتے ہوئے کانگرس سے اس کا کوئی باعزت سمجھوتہ کرا دیا جاتا۔ اور کم از کم مسلم لیگ کے اظہار وفاداری کو نیک نیتی پر مبنی قرار دیا جاتا۔ اور کانگرسی حکومت کو اس کی نیک نیتی کو تسلیم کرنے کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جاتی۔ اور دوسری طرف مسلم لیگ کو ایسے سانچے میں ڈھالنے کی تجاویز پیش کی جاتیں جو ایک غیر مذہبی حکومت کے معمولی کاروبار میں حائل نہ ہوتیں اور اگر ہو تو ان مشکلات سے نکالنے کی کوشش کی جاتی جس میں وہ گھر گئی ہے۔ جو نئی متحدہ پارٹی مولانا بنانا چاہتے ہیں۔ آخر وہ بھی تو مسلمانوں کی سیاسی پارٹی ہی ہوگی۔ اگر جیسا کہ پاس شدہ تجویز سے معلوم ہوتا ہے۔ مولانا کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان کانگرس میں شامل ہو کر اپنے چہرے سے تمام اسلامی نشانات مٹا کر کانگرس کے مجوزہ پروگرام اتحاد جمہوریت اور ترقی کو اس طرح اختیار کریں جس طرح کہ کانگرس کا ترقی یافتہ عنصر چاہتا ہے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو لامذہبی کے اتھاہ غار میں دھکیلنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اور ہندوستان سے اسلام کا نام و نشان مٹانے میں ممد و معاون بن رہے ہیں۔ آخر مولانا ہندو مسلمان اور عیسائی میں کوئی فرق سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ اگر کوئی فرق ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ بغیر لامذہبی اختیار کرنے کے مسلمان ان مقتضیات کو پورا کر سکتا ہے۔ جن مقتضیات کے پورا کرنے کے لئے اتحاد جمہوریت اور ترقی کے اصولوں کو کانگرس کا ترقی یافتہ عنصر مشترکہ قومیت کا مینار روشنی خیال کرتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف کانگرسی اور غیر کانگرسی ہندو حلقوں سے جو آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ مولٰنا بھی ان کو اچھی طرح سن رہے ہیں۔ اور مولٰنا جانتے ہیں۔ کہ ان کا واحد مقصد مسلمانوں کی ہستی ہندوستان سے ختم کر دینا ہے۔ اسلئے ہم مجبور ہیں۔ کہ یہ قیاس کریں۔ کہ مولٰنا دانستہ یا نادانستہ انہی آوازوں کی ہمنوائی کر رہے ہیں۔ اور یہ کنونشن جس روح اور انداز سے منعقد کی گئی ہے۔ لامحالہ وہ ہندوستان میں اسلام کے ملیا میٹ کرنے والے عناصر کو ہی تقویت پہنچانے والی ہے۔ اور کوئی ایسی تجویز اس نے پیش نہیں کی۔ جس پر عامل ہو کر مسلمان مسلمان رہ کر ہندوستان میں باوقار زندگی گذار سکے۔

خدا شاہد ہے کہ ہم سے زیادہ شاید ہی کوئی اس بات کا متمنی ہوگا۔ کہ ہندوستانی حکومت اپنے اتحادی جمہوری اور ترقی کے ارادوں میں سوفی صدی کامیاب ہو۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ عملاً کانگرس بہ نسبت ہندوستان میں صحیح اتحادی۔ جمہوری۔ اور ترقی کے اصولوں کو قائم کرنے کے مسلم لیگ کے خلاف انتقامی جذبہ سے زیادہ متاثر ہے۔

اس لئے ہماری دانست میں ابوالکلام آزاد کنونشن ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے کوئی صحیح لائحہ عمل پیش نہیں کر سکی۔ بلکہ کانگرس کے رجعت پسند عنصر ہی کی غلامانہ آواز بازگشت ہے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے ایک ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ انہیں مرکز کی طرف سے کوئی ہدایت نہ دی جائے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں کسی خادم کو روانہ نہ کریں۔

نورالحق ناظر آبادی

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

گرم بستروں اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتے ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

پاکستان کے ہر باشندے کا فرض

کشمیر بھیجنے کے لئے گرم کپڑے اور چندہ فراہم کیجئے

ہم پاکستان کے رہنے والوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ آزادیٔ کشمیر کی جدوجہد میں حصہ لینے والوں کی کمبلوں گرم کوٹوں۔ برساتی کوٹوں۔ زمین پر بچھانے والی برساتیوں۔ برفانی بوٹوں گرم جرابوں اور گرم سویٹروں سے امداد کریں۔ ہم قارئین الفضل سے بالخصوص اپیل کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہیں توفیق ہو وہ اس کام کے لئے بھجوائیں بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی چندہ فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ پاکستان کے پریس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ روزانہ اس سلسلے میں تحریک کرے۔ بلکہ بہتر ہوگا کہ سارے اخبارات ملکر اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنالیں۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز میں داخلہ ۲۰ نومبر تک جاری رہے گا انشاء اللہ جس کے بعد داخل ہونے کے لئے حسب قواعد لیٹ فیس ادا کرنا ہوگی۔ تعلیم الاسلام کالج ایف۔ سی کالج لاہور کے قریب ڈاکٹر کھیم سنگھ گریوال کی کوٹھی میں کھل چکا ہے۔ اور باقاعدہ کلاسز جاری ہو چکی ہیں سیکنڈ اور فورتھ ائیر کے طلباء فوراً کالج میں حاضر ہو جائیں۔

نئے داخلہ کے متعلق استفسارات کے لئے ۱۰ بجے سے ۴ بجے کے درمیان دفتر کالج واقعہ جودھامل بلڈنگز میں تشریف لائیں۔ پرنسپل

اعلان:۔ دفتر آبادی میں ایک برتنوں کی بوری پڑی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر لے جائیں۔ ناظر آبادی

موجودہ خونریز انقلاب کا اثر قادیان پر

(از جناب مسعود احمد صاحب عمانی ایم اے واقف زندگی)

آج کل دنیا میں سیاست کا مفہوم اس دعوت خیال پر مرکوز سمجھا جاتا ہے۔ کہ خواہ انسان کے اپنے قول اور فعل میں زمین آسمان کا فرق ہو۔ وہ اپنی چالاکی اور عیاری سے دو اور دو چار کی طرح دنیا پر یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کا فعل اس کے اپنے قول کے عین مطابق ہے۔ اور اگر کسی کو کوئی فرق نظر آتا ہے۔ تو یہ خود اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ یا عقل کا فتور چنانچہ سیاست کے اسی نرالے مفہوم کے ماتحت انسانوں کے ناپاک ارادے ان کی شیریں مقالی میں خلل انداز نہیں ہوتے۔ اور لوگ ہر قبیح سے قبیح فعل جو مطلب براری کے لئے ضروری نظر آتا ہے کر گزرتے ہیں۔ لیکن جب زبان کھولتے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ذات میں سرتاپا معصوم ہیں۔

سیاست کی یہی غلط تفہیم ہے۔ جو موجودہ خونریز انقلاب کا موجب ہوئی ہے۔ اور جس کے نتیجے میں مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر ایسے مظالم توڑے گئے ہیں۔ جن کی مثال ازمنہ سابقہ میں ملنی محال ہے۔ حکومت اور اس کی شہ پر بعض سکھ عوام کی طرف سے قادیان کے امن پسند باشندوں پر جو ظلم توڑا گیا ہے۔ وہ سیاست کے اسی نرالے مفہوم کا مرہون منت ہے۔ اور یہی مفہوم اس خونریز انقلاب کا پس منظر ہے۔

اب ذرا بعض ہندوستانی لیڈروں کے بیانات کا مقابلہ موجودہ فسادات سے کیجئے اور دیکھئے کہ دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کیا کیا گیا اور بعد میں ظاہر کیا ہوا۔ آزادی ملنے سے تھوڑا عرصہ قبل تمام دنیا میں یہ ڈھونگ رچانے کے لئے کہ ہم نہ صرف ہندوستان کی حدود میں امن کے خواہاں ہیں۔ بلکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی پرامن طریق پر تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں کانگرس کی طرف سے انٹر ایشیاٹک کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا گیا جس میں ایشیا کے بتیس ممالک کو شرکت کی دعوت دی گئی اور اس کانفرنس میں کانگرس کے ایک معتمد لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

"امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ سب قومیں آزاد ہوں۔ اور نہ صرف قومیں بلکہ ہر فرد بشر کو آزادی۔ خود حفاظتی اور ترقی کے مواقع میسر ہوں۔ ......

آزادی سے ہماری مراد ایسی آزادی نہیں ہے۔ جو صرف ایک خاص قوم اور فرقے سے متعلق ہو۔ بلکہ ہم اس آزادی کے خواہاں ہیں۔ جو اپنے دامن کی وسعت میں تمام بنی نوع انسان کو لئے ہوئے ہو۔ اور جو کسی خاص قوم۔ فرقے یا افراد کی فوقیت کو تسلیم نہ کرے۔ ایسی آزادی عوام الناس میں سے ہر شخص کی اپنی آزادی ہوگی۔ اور ساتھ ہی ہر شخص کے لئے ترقی کے وسائل کھولنے والی بھی۔" (پاکستان ٹائمز ۲۵ مارچ ۱۹۴۷ء)

یہ اور اسی قسم کی دوسری تقاریر سننے کے بعد کیا ایشیا کے دور دراز ممالک سے آئے ہوئے نمائندے خیال کر سکتے تھے۔ کہ یہی آزادی آزادی کی رٹ لگانے والے اس درجہ تنگ نظر واقع ہوئے ہیں۔ کہ یہ اپنے ہی ملک میں صرف ایک قوم کی آزادی کے خواہاں ہیں۔ اور اپنے سے سوا دوسرے افراد کو غلام بنا کر بھی رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ان کے خون کے اس درجہ پیاسے ہیں۔ کہ ان کی ہستی کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔

اب کہاں شخصی آزادی کے یہ بلند بانگ دعاوی اور کہاں مشرقی پنجاب اور ہندو سکھ ریاستوں میں مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کے منصوبے۔ پہلے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونک دی گئی۔ اپنی آزاد خیالی اور رواداری کا خوب ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ اور پھر حکومت سنبھالتے ہی مسلمانوں کا صفایا کر ڈالا۔ اب اگر پوچھو کہ یہ کیا؟ کہا کچھ اور کیا کچھ۔ تو ان کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمارے قول اور فعل میں سر مو فرق نہیں۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مسلمانوں کے اپنے سر پر ہے۔

قادیان کی مقدس بستی میں بھی ہندوستان گورنمنٹ اور اس کے مقامی حکام نے جو حشر برپا کیا ہے۔ اس میں بھی یہی طرز عمل اور طریق کار کارفرما نظر آتا ہے۔ کہ حکام منہ سے کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں کچھ کا کچھ کمال ناعاقبت اندیشی سے جب دونوں حکومتوں نے اقلیتوں کے تبادلے کا فیصلہ کر لیا۔ تو پنڈت جواہر لال نہرو صاحب نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ جو اپنی خوشی سے ہندوستان میں رہنا پسند کریگا۔ اس کو ہرگز پاکستان جانے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ قادیان کی پاک بستی کے رہنے والے باشندگان کے لئے پنڈت جی کا یہ اعلان ایک گونہ تسلی کا موجب ہوا۔ کیونکہ وہ کسی قیمت پر بھی اس ارض پاک کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ دیار حبیب کا ایک ایک ذرہ ان کے نزدیک آج بھی خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت جائیدادیں اور اموال ان کی نگاہ میں ہیچ ہیں لیکن اس جان و دل سے عزیز بستی کے ایک ایک ذرہ کی محبت اور قدر و منزلت ان کے رگ و ریشے میں سمائی ہوئی ہے۔ قادیان کی خاک کا ایک ذرہ دنیا کی نگاہ میں کوئی وقعت نہ رکھتا ہو۔ لیکن ان کے لئے اس درجہ عزیز ہے۔ کہ وہ اس کی خاطر اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار ہیں۔ کیونکہ وہاں کا ایک ایک ذرہ ان کے لئے شعائر اللہ کا درجہ رکھتا ہے۔

ان کا قادیان کی بستی سے محبت کا یہ عالم صاف بتا رہا تھا۔ کہ وہ تو اپنے وہم و گمان میں بھی اس بات کو جگہ دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ کہ وہ کسی وقت اس ارض پاک میں رہائش کی برکات و سعادات سے محروم ہو جائیں گے۔ اور یہ تو تھا ہی ناممکنات میں سے کہ وہ خود وہاں سے کوچ کر جانے کی خواہش کرتے۔ دوسرے وہاں کی آبادی کا بیشتر حصہ ان مہاجرین پر مشتمل تھا جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے دور دراز علاقوں سے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر۔ املاک اور جائیدادوں سے منہ موڑ کر رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے تعلق توڑ کر مسیح پاک کی بستی میں ہمیشہ کے لئے آ بسے تھے۔ جنہوں نے اس مقدس بستی میں رہائش کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اب بھلا وہ خود کیسے اس بات کی خواہش کر سکتے تھے۔ کہ وہ اس کو چھوڑ کر کسی اور طرف کا رخ کریں۔

اگر یہ کہا جائے کہ نئی حکومت سے وہ خائف ہو گئے تھے۔ اور بدلے ہوئے حالات میں پاکستان میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے۔ تو یہ بھی ایک بہتان اور محض دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ جماعت احمدیہ کی پچھلی ساٹھ سالہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ ہم لوگ مذہبی فریضے کے طور پر حاکم وقت کی اطاعت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تاوقتیکہ وہ ہماری مذہبی آزادی میں خلل انداز نہ ہو۔ چنانچہ ہمارا گذشتہ ساٹھ سالہ عمل اس پر گواہ ہے۔ انہیں صورت ہم پاکستان میں رہیں یا ہندوستان میں ہم حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں گے اور اس کے احکامات کی اطاعت بھی۔ بھلا ایسے امن پسند اور صلح جو لوگ کسی حکومت سے کیسے خوف کھا سکتے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ انہیں جس حکومت کے ماتحت بھی رہنا ہے۔ وفادار بنکر رہنا ہے۔ اور ایسے امن پسند اشخاص کو ضرورت کیا ہے۔ کہ وہ نئی قائم ہونے والی حکومت کے بارے میں خواہ مخواہ بدظنی سے کام لیں۔ ہاں اگر خود حکومت کی نیت خراب ہو۔ تو وہ جس قسم کی بدظنی سے چاہے کام لے سکتی ہے۔ اور امن پسند رعایا پر بھی عرصۂ حیات تنگ کر سکتی ہے۔ رعایا تو پھر رعایا ہے۔ وہ حکومت کا کیا مقابلہ کرے گی۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ عوام کی نہیں بلکہ خود حکومت کی نیت خراب ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی کہ کوئی مسلمان بھی انڈین یونین میں رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا کے دکھاوے کے لئے منہ سے تو یہی کہتی ہے۔ کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ اور کسی کو مجبور نہیں کرتے۔ کہ وہ ہندوستان چھوڑ کر پاکستان کا رخ کرے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ ہر علاقے کے مقامی حکام اپنی افسران بالا کے ایماء سے جو کمال رواداری کا اظہار کرتے ہوئے بیانات پر بیان دیتے ہیں۔ اقلیتوں پر عرصۂ حیات اس درجہ تنگ کر دیتے ہیں۔ کہ وہ بیچارے اپنے اپنے وطن ہائے مالوف کو بادل ناخواستہ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہی حکام جو کمال سینہ زوری اور فرعونیت سے ان کو ستا رہے ہوتے ہیں۔ یکدم بڑے خیر خواہ اور مہربان بن کر سامنے آ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر آپ پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ تو ہم آپ کی اس دلی خواہش کے پورا ہونے میں روک نہیں چاہتے آپ شوق سے جا سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بیچارے گھر سے بے گھر کھلے میدانوں میں پڑے اپنی جائیدادوں اور دیگر سامانوں پر غیروں کو قبضہ جماتے دیکھتے ہیں۔ اور خون کا گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔

مجاہدین تحریک جدید کا فرض

فرمایا "اللہ تعالےٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے۔ اور جہاد بتا دیتا ہے۔ کہ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کتنی ہے۔ جہاد ہی ہے جو یہ بات روشن کر دیتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتے ہیں۔ یا اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دوستوں کو۔"

آپ نے بھی اپنے امام کے ماتحت تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کا فخر حاصل کیا ہے۔ اور اپنی خواہش اور مرضی سے کیا۔ دفتر وکیل تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور سے آپ کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دی جا چکی۔ لیکن آپ نے اب تک نہ اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ اور نہ اپنے جواب با صواب سے اطلاع کی ہے۔ پس آپ اس اعلان کو پڑھ کر اگر آپ کا وعدہ دفتر اول کے تیرھویں سال کا ہے۔ یا دفتر دوم کے تیسرے سال کا ہے۔ اپنی موعودہ رقم ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء سے قبل بحساب صاحب کے نام مع اسم وار تفصیل کے ارسال فرمائیں۔ تا آپ کا وعدہ آخری میعاد سے قبل پورا ہو جائے۔

آپ کا اقرار ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اور کہ جو کچھ میرا ہے۔ وہ میرا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ سچا مومن جانتا ہے۔ کہ پہاڑ ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر مومن اپنے وعدے سے نہیں ٹل سکتا۔ اگر خوشی سے وعدہ کیا۔ تو پھر چاہے موت آ جائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے۔ اس وعدہ کو پورا کرو۔" پس میں امید کرتا ہوں کہ مخلص ایمان جو مومن کی ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اس سے کام لیتے ہوئے وہ اس وقت تک چین اور آرام نہیں کریں گے۔ جب تک تمام لوگوں سے

[illegible] تحریک جدید کا چندہ [illegible] وہ پاکستان کے مختلف مقامات [illegible] دفتر وکیل المال تحریک جدید [illegible] تمام دوستوں کو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر وکیل المال تحریک جدید کو اطلاع [illegible] جودھامل بلڈنگ [illegible]

قادیان میں بالآخر کیا ہوا یہی کہ باوجود پنڈت جواہر لال نہرو کے واضح اعلان کے اور باوجود جماعت احمدیہ کے بار بار اصرار کے کہ ہم قادیان سے نہیں جانا چاہتے پھر بھی مشرقی پنجاب کی حکومت کی طرف سے قادیان کے باشندوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا گیا۔ اور بہت سے مظالم اور تکالیف میں بھی جب ان کے ہاتھ سے صبر کا دامن نہ چھوٹا۔ تو ظالم حکام نے سکھوں سے خود حملہ کرا کے لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم کرا دیا اور قادیان کی آبادی کا بیشتر حصہ خالی کر کے ہندو اور سکھوں سے آباد کرا دیا۔ مسٹر نہرو کا بیان دھرا کا دھرا رہ گیا اور وہ تو تھا ہی اس لئے کہ [illegible] جس [illegible] الا جائے [illegible] اور ساتھ ہی دلی منصوبے پورے کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے باوجود اس قدر ظلم عظیم کے اگر اب بھی ان سے پوچھو تو جواب یہی ملے گا کہ ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں سردار پٹیل صاحب نے مسٹر نہرو کے بیان کا اعادہ کیا ہے کہ کسی کو ہندوستان سے نکلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر جو کچھ بیت چکی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اس نئے وعدے کا یقین کون کرے۔ ہاں مسلمانوں کے دل میں یہ خیال ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ جب مسٹر نہرو نے یہی اعلان کیا تو مشرقی پنجاب اور دہلی سے مسلمانوں کو نکالا گیا اب پٹیل صاحب نے اس اعلان کو دہرایا ہے نہ معلوم اس اعلان کی آڑ میں اب [illegible] خالی کرانا چاہتے ہیں۔

بہرحال موجودہ خونریز انقلاب کا [illegible] ہندوستان حکومت نے نہایت صفائی سے قادیان کا ایک بڑا حصہ خالی کرا لیا۔ لیکن وہ جو اس مقدس بستی کو کسی حالت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومت کو اس کا وعدہ یاد دلا دلا کر مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت وعدہ خلافی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ وہ اپنا حق بھی مانگ رہے ہیں اور مشرقی پنجاب کی حکومت کو جھوٹا بھی ثابت کر رہے ہیں۔ اور اپنے وہاں ڈٹے رہنے سے دنیا پر واضح کر رہے ہیں کہ موجودہ خونریز انقلاب جسمیں حکومت کے ایما سے قادیان پر سکھوں کے وحشیانہ حملے اور اخلاق سوز حرکات سبھی شامل ہیں اسی بات کا نتیجہ ہے کہ بعض خود غرض لیڈروں نے تمام اخلاق [illegible] کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہٹ دھرمی اور تعصب کو اپنے دل و دماغ میں اس درجہ جگہ دے دی ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے اور کہہ کہہ کر مکر جانے میں ذرا باک نہیں ہے اور نہ ہی اس بات کی پرواہ بھی نہیں ہے کہ دنیا ان کے قول اور فعل میں زمین آسمان کا فرق دیکھ کر کیا کہے گی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا سوٹ کیس

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب مرحوم مغفور کا ایک سوٹ کیس قادیان سے بذریعہ کنوائے بھیجا گیا تھا۔ جس میں علاوہ ان کے کپڑوں کے ان کے کئی فوٹو بھی تھے۔ وہ سوٹ کیس کوئی صاحب لاہور سے غلطی سے لے گئے ہیں۔ اب چونکہ حضرت مولوی صاحب مرحوم فوت ہو گئے ہیں اور انکا کوئی فوٹو باقی نہیں رہا۔ اس لئے جس صاحب نے غلطی سے سوٹ کیس لیا ہو وہ براہ کرم سوٹ کیس ورنہ کم از کم حضرت مولوی صاحب کے فوٹو ضرور واپس عنایت کر دیں۔ خاکسار میر عبد المنان۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل لاہور کے لئے ایک دیانتدار محنتی باورچی کی ضرورت ہے۔ ہوسٹل میں کام کا تجربہ رکھنے والے احمدی کو ترجیح ہوگی۔ تنخواہ و دیگر شرائط ملازمت بالمشافہ پرنسپل سے طے کریں۔ (پرنسپل)

اعلان

دفتر آبادی میں ایک گھڑی پڑی ہوئی ہے جس پر غلام رسول محلہ دارالبرکات لکھا ہوا ہے جن صاحب کی ہو۔ دفتر میں آکر وصول کر لیں (خاکسار: عبدالکریم شرما)

ہمارا تعلیم الاسلام کالج

(ملک فیض الرحمن صاحب فیضی ایم۔ اے)

"اخبار الفضل" میں اس امر کا متواتر اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ کالج کھل گیا ہے اور طلباء کالج میں خود حاضر ہو جائیں۔ مگر بظاہر حالات معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت اور طلباء خود اس معاملہ میں بہت ہی تغافل اور بے رغبتی سے کام لے رہے ہیں۔ شاید احباب جماعت کا خیال ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ عرش سے فرشتے بھیجے گا۔ یہ امر سمجھ سے بالا ہے کہ طلباء کس بنا پر دوسرے کالجوں میں داخل ہوئے بیٹھے ہیں۔ جماعت کے موجودہ دور میں طلباء اور احباب جماعت کی یہ بے توجہی بہت ہی قابل افسوس ہے کالج کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اور ان اخراجات کے بوجھ کو کم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ کہ کالج میں داخلہ زیادہ ہو۔ اور یوں بھی جماعت کے نوجوانوں کی تربیت اس قابل نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ اگر آپ لوگ اپنی نسلوں کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے ہلاکت سے محفوظ رہ کر [illegible] حاصل کریں اگر آپ کے دل میں خواہش ہے کہ آپ کے بچے پکے احمدی بنیں تو اس امر کی ضرورت ہے کہ آپ فکر اور توجہ کے ساتھ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں۔ ورنہ دوسرے کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے نتیجہ میں آپ کے بچے احمدیت سے اس قدر دور جا پڑیں گے کہ بعد میں اس صورت حالات کو ٹھیک کرنا بہت ہی مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔ پس اے احباب جماعت! خدا کے لئے وقت پر اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اس نہایت ہی اہم امر کی طرف پوری توجہ دیں کہ [illegible] اپنے ہاں کے کالج کے طلباء کو بصورت تحریک [illegible] کریں کہ وہ اپنے قومی کالج میں داخل ہوں۔ بلکہ انہیں اس حد تک مجبور کر دیں کہ ان کو اپنے کالج میں داخلہ کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔

خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اس بارہ میں اعلان بھی اخبار الفضل میں متواتر شائع ہو رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی الگ مضمون کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر موجودہ حالات کے پیش نظر اور داخلے کی سست رفتاری کو دیکھتے ہوئے یہ سطور لکھنا ضروری ہو گیا ہے

آج احمدیت کی حقیقی خدمت خلیفۂ وقت کی آواز پر فوراً لبیک کہنے میں ہے۔ آج ہماری نجات اور کامیابی کا راز صرف خلیفۂ وقت کے اشاروں پر چلنے میں مضمر ہے اور بد قسمت ہے وہ مرد اور بد قسمت ہے وہ قوم جس کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ایک امر کی طرف توجہ دلائی جائے اور وہ غفلت کے لحاف اوڑھے سوئی رہے

کیا اب بھی غفلت اور سونے کا وقت ہے۔ کیا ابھی ہماری آنکھیں کھلنے کے لئے کسی اور انقلاب کی ضرورت ہے؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم گذشتہ سستیوں کو الوداع کہہ کر نئے سرے سے ایک نئے جوش کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں کود جائیں اور اگر آج بھی ہم نے اس امر میں کوتاہی سے کام لیا تو پھر نتائج وہی پیدا ہوں گے جو لازمی ہیں جو خلیفۂ وقت کی آواز سے بے توجہی برتنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں

پس تعلیم الاسلام کالج کے بارے میں ہمارے امام کی ہدایات اور اپیلیں ہوا میں اڑا دینے والی بات نہیں۔ یہ امر ایسا نہیں کہ اسکو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ بلکہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ یہ آپ کی پہلی توجہ کا مرکز بنے۔

آپ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور سوچیں کہ آپ نے اپنے قومی کالج کی مدد کے لئے کون سا عملی قدم اٹھایا ہے۔ ہر طالب علم جو متواتر اعلانات کے پڑھ لینے کے بعد بھی کسی دوسرے کالج میں پاؤں جمائے بیٹھا ہے سوچے کہ اس کا فعل کس قدر قومی نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔ وہ بہت حد تک قومی غداری کا موجب بن رہا ہے۔ اسی طرح ہر باپ اور ہر وہ احمدی جس کا لڑکا کسی دوسرے کالج میں پڑھ رہا ہے۔ ذرا ایک لمحے کے لئے غور کرے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اعلانات کے بعد بھی اس کے لڑکے کا دوسرے کالج میں تعلیم پانا کس حد تک جائز ہے۔ پس خدا کے لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی کوشش کریں ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اس بات کا اہتمام کریں کہ جب تک ایک بھی احمدی لڑکا کسی دوسرے کالج میں تعلیم پا رہا ہے آپ دم نہیں لیں گے جب تک کہ وہ اپنے قومی کالج میں داخل نہ ہو جائے

اس وقت کالج میں داخلے کی رفتار بہت سست ہے۔ اسی وجہ سے اس مضمون کی ضرورت پیش آئی ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرانے طالب علم اس اعلان کو دیکھتے ہی جس کالج میں بھی ہیں وہاں سے سرٹیفکیٹ لیکر اپنے کالج میں آجائیں بلکہ ایسے سرٹیفکیٹ کو حاصل کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں وہ سیدھے کالج میں آکر رپورٹ کر دیں۔ باقی تفصیلات یہاں آکر خود طے کر لی جائیں گی۔

مجھے امید ہے کہ اس اعلان کے بعد کسی نئے اعلان کی ضرورت پیش نہیں ہوگی۔ اور کالج کا داخلہ اب [illegible] کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔ ضرورت صرف آپ کی کوششوں اور تعاون کی ہے سو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں پر اس امر کی اہمیت واضح کر کے خود اپنے فضل سے یہ تحریک کرے کہ آپ اس نہایت ہی ضروری امر کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے موعود خلیفہ کے حکم کی نافرمانی کے گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہوں

کشمیر میں آزاد فوج نے شدید حملے شروع کر دیئے۔ گوریلا دستوں کی قیادت ایک مسلمان خاتون کر رہی ہے

ریاست پٹیالہ کا ایک بریگیڈ ڈوگروں کی مدد کر رہا ہے

تاراخیل ۱۷، نومبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت نے اپنے تازہ بیان میں بتلایا ہے۔ کہ تمام جنگی محاذوں پر آزاد فوج نے شدید حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور ہر جگہ جارحانہ رنگ اختیار کر لیا ہے۔ بارہ مولا اور اوڑی کے درمیان ہندوستانی دستوں پر سخت حملے کر کے انہیں شدید جانی نقصان پہنچایا ہے۔ اور متعدد سپاہیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ گوریلا دستوں کی رہنمائی پونچھ کی ایک بہادر خاتون کر رہی ہے۔ میرپور شہر کا نصف حصہ آزاد فوج کے قبضہ میں آگیا ہے۔

حکومت ہند نے کشمیر کی صورت حالات کے متعلق اعلان جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اوڑی کے علاقے میں شدید مقابلے ہو رہے ہیں۔ پونچھ اور میرپور کے علاقوں میں جو ریاستی فوج محصور ہو گئی ہے۔ وہ ابھی تک مقابلہ کر رہی ہے۔ کوٹلی کے ایک ریاستی دستے پر آزاد فوج نے گولہ باری کی۔

جموں سے آنے والے ایک معزز مسلمان پناہ گزین نے بتایا ہے۔ کہ ریاست میں پٹیالہ کے ایک سکھ بریگیڈ بھی لڑ رہا ہے۔ ڈوگروں نے ایک گنوائے پر حملہ کر کے بہت سے مسلمانوں کو مار دیا۔ اور عورتوں کو اٹھا کر لے گئے۔ اس سلسلے میں سردار بلدیو سنگھ سے مدد کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے برملا کہا۔ کہ کشمیر میں مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہیں ریاست کو خالی کر دینا چاہیئے۔

تقریر پر وزیر اعظم حیدرآباد کا تبصرہ

حیدرآباد ۱۷ نومبر۔ نواب معین نواز جنگ وزیر اعظم ریاست حیدرآباد نے سردار پٹیل کی ۱۳ نومبر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے حیرانی ہے۔ کہ سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں حیدرآباد کے متعلق ایسے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ جو ایک دوست حکومت کے وزیر کے شایان شان نہیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے ہیں کہ خود سردار پٹیل نے ہی کہا تھا۔ کہ ایسے حالات میں جب کہ حیدرآباد اور ہندوستان کا سلسلہ گفت و شنید نازک مرحلہ تک پہنچا ہوا ہے۔ ذمہ دار اشخاص کو محتاط لب و لہجہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ کہ حیدرآباد ہندوستان کو آزادی ملی ہے۔ ہم نے بار بار حکومت ہندوستان کو یقین دلایا۔ کہ ہم نہایت دوستانہ تعلقات رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ میں سردار پٹیل کے ہر ریمارک کی غیر معقولیت کو آشکارا کرنا نہیں چاہتا لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ سردار پٹیل نے ذاتی جذبات کی ۴۴

سے طوفان خیزی سے باہمی تعلقات کو پُر امید بنانے میں کوئی مدد نہیں کی۔ بہت سی باتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں ہمارے ساتھ غیر دوستانہ سلوک کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ سردار پٹیل دونوں حکومتوں میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا طریق اختیار کریں گے۔

۵۰ ہزار روپے کی مالیت کا مال برآمد

لاہور ۱۷، نومبر۔ ریلوے کے ایک ملازم خالق قریشی کے گھر پر نولکھا پولیس نے چھاپہ مار کر پچاس ہزار روپیہ مالیت کا لوٹ کا مال برآمد کیا ہے مجسٹریٹ نے بغیر گھر کی اشیاء کی فہرست مرتب کئے یہ مکان اس کے نام الاٹ کر دیا تھا۔

ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ملتوی

لاہور ۱۷، نومبر۔ پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس جو ۲۴ نومبر کو کراچی میں ہونا قرار پائی تھی محرم کی وجہ سے ۲۷ نومبر پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ یہ کانفرنس چار دن تک رہے گی۔

حیدرآباد میں فتنہ پردازوں کو پناہ گزینوں کے لباس میں بھیجا جا رہا ہے

حیدرآباد ۱۷ نومبر۔ مجلس اتحاد المسلمین کے سیکرٹری نے اپنی تمام مجالس کو مطلع کیا ہے۔ کہ کانگرس اور دوسری دشمن تنظیمیں پناہ گزینوں کے لباس میں فسادیوں کو ریاست میں بھیج رہی ہیں۔ تاکہ وہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو بدنام کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایسے کئی فتنہ پرداز پکڑے بھی گئے ہیں۔ مجالس کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے اشخاص کی نقل و حرکت پر کڑی نگرانی رکھیں۔ تاکہ وہ ملک میں فتنہ نہ پھیلا سکیں۔

سرکلر میں پناہ گزینوں سے بھی التجا کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ کسی ایسے شرارت پسند شخص کو پائیں۔ تو فوراً متعلقہ حکام کے پاس اس بارہ میں رپورٹ کریں۔

مسٹر مہاجن کی کشمیر کے ہندو مسلمانوں سے اپیل

سری نگر ۱۷، نومبر۔ مسٹر مہر چند مہاجن نے جموں و کشمیر کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فرقہ دارانہ مخالفت کو دور کر کے صلح و محبت سے رہیں۔ مسٹر مہاجن نے کہا ہے۔ کہ اگر کسی ہندو یا سکھ نے کسی مسلمان کو قتل کیا یا کسی قسم کا گزند پہنچایا۔ تو میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بھی اس ظالم سے وہی سلوک کروں۔ مسلمان جہاں کہیں بھی اقلیت میں ہیں۔ ان کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ اپنی آزادی اور مرضی سے چل پھر سکیں گے۔ مسٹر مہاجن نے کہا۔ کہ جہاں کہیں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ وہ جتھے بنانا چھوڑ دیں ورنہ ملٹری کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان جتھوں کو سختی سے دبائیں۔

سندھ کے ہندوؤں کو واپس لانے کیلئے ڈیپوٹیشن بھیجا جائیگا

ان کے واپس آنے پر ہم خوشیاں منائیں گے (وزیر اعظم سندھ)

کراچی ۱۷، نومبر۔ ایک کلب میں جس میں جے۔ این منڈل، مسٹر چند دیگر، مسٹر سری پرکاش، مسٹر جسٹس طیب جی، میجر جنرل اکبر خان، مسٹر غلام علی خان تالپور اور قاضی فضل اللہ موجود تھے۔ مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ نے ایک ایڈریس کے جواب میں کہا۔ کہ جو لوگ علیحدہ بازوں سے کام لیتے ہوئے یہاں سے بھاگ گئے ہیں۔ اور جنہوں نے جلاوطنی کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ ان کو واپس سندھ لانے کی ہم پوری کوشش کریں گے۔ میں اپنے ہم لوگوں کو واپس اپنے گھروں میں آ جانے کی دعوت دیتا ہوں۔ مسٹر گاندھی کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جائے۔ جو سندھ کے ہندوؤں کو واپس بلائے۔ ان کے آنے پر ہم ان کی پوری خاطر و مدارات کریں گے۔ اور کلب میں خوشی منائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم نے نہایت نازک حالات میں ملک کے امن کو قائم رکھا۔ میں پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں۔ کہ ہر اس تحریک کو جو ملک کے امن کو خطرہ میں ڈالے سختی سے دبایا جائے گا۔ اور آج بھی میں اپنی اس بات کو دہراتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ مسٹر گاندھی کی تجویز کہ میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک کہ ہندوستان سے چلے جانے والے ہر شخص کو وطن کو واپس نہ لے آؤں معلوم کر کے بہت اطمینان ہوا۔ میں اس تجویز کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اور میں ان لوگوں کو جنہوں نے نامعقول لوگوں کے مشورہ پر عمل کر کے وطن چھوڑا واپس لانے کی پوری کوشش کروں گا۔ میں اکثریت اور اقلیت کے لئے ان کے مذاق و طبیعت کے مطابق ترقی کرنے کے ذرائع مہیا کروں گا۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ہر جماعت باہمی محبت و اتحاد سے ملک کو حقیقی آزادی کے راستہ پر لے جائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک ملک کے لئے مصائب برداشت کر کے بھی ترقی اور خوشحالی لانے کا خواہاں ہو۔

یو پی کے مسلمانوں کو پاکستان جانے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے (یوپی لیگ کونسل کا مشورہ) روس اور امریکہ تقسیم فلسطین پر متفق ہو گئے

یو پی مسلم لیگ کونسل کی قرارداد

لکھنؤ ۱۸ نومبر یو پی مسلم لیگ کی کونسل نے ایک قرارداد میں یو پی کے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکستان چلے جانے کا خیال ترک دیں۔ اور اپنی اپنی جگہ ٹھہر کر ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کریں کونسل نے صوبہ کی تمام مسلمان ترقی پسند جماعتوں سے ملکر مشترکہ پروگرام اور تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز پنڈت نہرو اور گاندھی جی کو اس کی مبارکباد دی ہے۔ کہ انہوں نے اقلیتوں کی حفاظت کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ کونسل نے ایک اور قرارداد میں ہندی کو صوبہ کی سرکاری زبان مقرر کرنیکے خلاف احتجاج کیا ہے

حکومت پاکستان کشمیر میں لڑنیوالے قبائلیوں کی مدد نہیں کر رہی

پشاور ۱۸ نومبر۔ سرحد کے لیڈر خان فقیر خان جدون نے ایک بیان میں اس الزام کی تردید کی ہے کہ حکومت پاکستان کشمیر میں لڑنے والے قبائلیوں کی مدد کر رہی ہے۔ آپ نے کہا پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ نہایت غیر ذمہ دارانہ طریق سے حکومت پاکستان پر غلط الزامات لگا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ وہ خود ایبٹ آباد آئیں اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔ کہ حکومت پاکستان قبائلیوں کی مدد کر رہی ہے۔ یا انہیں کشمیر میں داخل ہونے سے منع کر رہی ہے۔

آپنے اپنے ذاتی مشاہدہ کا ذکر تے ہوئے کہا کچھ قبائلی مشتعل ہو کر پیدل ایبٹ آباد پہنچ کر یہاں سے کشمیر داخل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن حکومت نے انہیں حدود کشمیر میں داخل نہیں ہونے دیا۔ اسی طرح جب مجھے بارہ مولا جانے کا اتفاق ہوا تو میرے لائسنس یافتہ ہتھیار بھی حکومت نے گڑھی حبیب اللہ کے مقام پر روک لئے۔ ان حالات میں یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان قبائلیوں کی مدد کر رہا ہے۔

روس اور امریکہ تقسیم فلسطین کے حق میں

لیک سکسس ۱۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعیت اتحاد اقوام کی سب کمیٹی کے روسی اور امریکی نمائندے تقسیم فلسطین کی تجویز پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں سب کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ برطانیہ بجائے یکم مئی ۱۹۴۸ء کے یکم اگست ۱۹۴۸ء تک خالی کر دے۔ واضح رہے کہ برطانیہ پہلے ہی یکم اگست ۱۹۴۸ء تک فلسطین سے اپنا اقتدار ہٹا لینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

پناہ گزینوں کو واپس اپنے گھروں میں چلے جانے پر آمادہ کیا جائے

لاہور ۱۷ نومبر مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اقلیتوں میں اعتماد کرنے اور تحفظ کا یقین دلانے کیلئے ضروری ہے کہ دونوں حکومتوں کے سرکردہ لیڈر ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کر کے تمام متعلقہ امور پر غور کریں۔ آپ نے کہا کہ دونوں حکومتوں کو چاہیئے کہ پناہ گزینوں کو واپس اپنے جا کر اپنے گھروں میں بسانے کی کوشش کریں اور فسادی عنصر کو کچل دیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے تمام صوبوں میں کولیشن وزارتیں قائم کی جائیں!

گاندھی جی کی تجویز

لاہور ۱۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے دو ثالثوں (ایک ہندوستانی کانگرسی اور ایک پاکستانی لیگی) کی معرفت پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے یہ اہم تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں اپنے تمام صوبوں میں کولیشن وزارتیں قائم کریں۔ گاندھی جی نے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسوقت ہندو مسلم اختلاف کا جو زہر پیدا ہو گیا ہے۔ یہ تجویز اسی کے لئے تریاق کا سا اثر رکھتی ہے۔

خلافت پاکستان گروپ

لاہور ۱۷ نومبر مسٹر عبد الستار نیازی ایم ایل اے نے مسلم لیگ کے اندر ایک خلافت پاکستان گروپ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے آپکا دعویٰ ہے کہ انہیں پنجاب لیگ کونسل کے بیس اور اسمبلی کے دو ارکان کی تائید حاصل ہے گروپ کا مقصد زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی شرع کا نفاذ بتایا گیا ہے

پاکستان کیلئے شریعت کے مطابق آئین مرتب کیا جائے

پنجاب کی لیگ کونسل کا مطالبہ

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب کی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس نے میاں نور اللہ ایم ایل اے کی یہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے ایک ایسا جمہوری آئین وضع کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ جو اسلامی شرع کے اصولوں کے مطابق ہو۔ اور اس میں اقلیتوں کی آزادی اور تحفظ کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ لیگ کونسل نے ایک اور قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت کو صوبہ میں شراب نوشی حکماً بند کر دینی چاہیئے۔

بنکوں کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی

لاہور ۱۷ نومبر مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں ہندوستانی اخبارات میں شائع شدہ خبر کی تردید کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت اپنے اس دعوے پر قائم ہے کہ بنکوں میں کام کرنے والے تمام ارکان کی حفاظت کی جائے گی آپ نے لکھا ہے کہ ذمہ وار افراد کی موجودگی کے بغیر حکومت کسی امانت خانے کو کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی البتہ چونکہ بنکوں کے مسلسل بند رہنے کی وجہ سے سخت مشکلات پیدا ہو گئیں تھیں۔ اس لئے حکومت نے بنکوں کے نمائندوں سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ بنکوں کے منتظمین کو بنک کھولنے کے لئے نوٹس دیا جائے اور نوٹس کی تعمیل نہ ہونے کی صورت میں ذمہ وار ارکان کی موجودگی میں امانت خانوں کو کھولا جائے۔ اس سلسلے میں بنکوں کے سب سے بڑے نگران مسٹر شوراج بھلہ نے حکومت کے اس فیصلے پر اظہار اطمینان کیا تھا۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے صدر منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ آچاریہ کرپلانی کے استعفیٰ دینے کے بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کو متفقہ طور پر صدر منتخب کر لیا ہے۔ سردار پٹیل نے ان کا نام تجویز کیا۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو نے اس کی تائید کی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا۔ کہ انہوں نے نئی ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے مرکزی حکومت سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ خوراک اور زراعت کے محکمے ان کے ماتحت ہوں گے۔